31086 ـ فوت شدہ کا ختنہ کرنا

سوال

اگر کوئی شخص بغیر ختنہ کروائے ہی فوت ہو جائے تو کیا ہم اس کا ختنہ کریں یا نہ کریں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اکثر علماء کرام کا مسلك ہے اس کا ختنہ نہيں کیا جائيگا.

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہيں:

" اگر کوئی شخص بغیر ختنہ ہی فوت ہو جائے تو تین صورتیں ہیں:

صحیح یہی ہے کہ جمہور کے ہاں قطعا اس کا ختنہ نہيں کیا جائيگا؛ کیونکہ ختنہ تکلیفات شرعیہ میں سے تھا اور یہ تکلیف اور مکلف ہونا موت کی بنا پر زائل ہو چکی ہے.

دوسری:

چھوٹے اور بڑے کا ختنہ کیا جائیگا.

تیسری:

چھوٹے کا ختنہ ہوگا بڑے کا نہیں، اسے البیان میں ذکر ہیں اور یہ دونوں صورتیں ہي ضعیف ہیں.

دیکھیں: المجموع للنووی (1 / 352).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور رہا (میت) کا ختنہ کرنا تو یہ مشروع نہيں، کیونکہ یہ میت کے اعضاء میں سے ایك اعضاء کو کاٹنا ہے، اکثر اہل علم کا قول یہی ہے، اور بعض لوگوں سے بیان کیا جاتا ہے کہ اس کا ختنہ کیا جائيگا، اسے امام احمد نے بیان کیا ہے، اور جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس کی بنا پر پہلا قول زیادہ اولی اور بہتر ہے. اھـ

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (3 / 484).

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

اگر بچہ بغیر ختنہ ہی فوت ہو جائے تو کیا ہم اس کا ختنہ کریں یا نہ کریں ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

اس کی طہارت (یعنی ختنہ) نہیں کیا جائیگا کیونکہ ختنہ کا وقت گزر چکا ہے، جو کہ اس کی زندگی تھی.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (8 / 369).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

میت کے زیر ناف بال مونڈنے اور اس کا ختنہ کرنا مشروع نہیں، کیونکہ اس کی کوئی دلیل نہیں ملتی " اھـ

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن باز (13 / 114).

واللہ اعلم .